اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۸) مطبوعہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے -

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک :- عصہ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

تو ترازو میں تولا گیا - اور کم نکلا : دانیئیل ۵-۲۷ :

اِن نہایت خوفناک الفاظ کو ایک غیر مرئی انسانی ہاتھ کی انگلیوں نے ظاہر ہو کر بابل کے بادشاہی محل کی دیوار کی گچ پر لکھا تھا جنہیں لکھنے والے ہاتھ کے سرے کو بیلشضر بن بنوکدنضر شاہ بابل نے دیکھا - جبکہ وہ جلسہ عیش ونشاط میں برملا مینوشی - اور اپنے باطل معبودوں کی ستائش کر رہا تھا - اور نہیں جانتا تھا کہ اُس کا جامِ عمر اُسی رات کو لبریز ہونے والا ہے - اور وہ ہاتھ جس کو دیکھ کر اُس کا چہرہ متغیر - اور کمر کے جوڑ ڈھیلے ہو گئے - اور گھٹنے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگ گئے تھے - اُس کو چشم زدن میں صفحہ ہستی سے مثل حرفِ غلط چھیل ڈالنے پر ہے : وہ اُن مقدس ظروف طلائی میں جو اُس کا نعمتمند باپ یروشلم کی ہیکل سے لوٹ کر لے گیا تھا اپنے امیروں اور سریتوں کے ساتھ مینوشی کر رہا تھا - اور گویا زبانِ حال سے بایان مستی میں یہہ کہہ رہا تھا "ما را بجہاں خوشتر ازیں یکدم نیست گز نیک و بداندیشہ وازکس غم نیست" کہ اچانک اس عجیب منظر کو دیکھتے ہی سارا مزہ کرکرا ہو گیا - اور محفل عیش ونشاط فوراً ماتمی بساط سے بدل گئی : بیلشضر سمجھتا تھا کہ اب سب کچھ مجھ کو بطور کامل حاصل ہے - میں جو چاہوں ہو کر سکتا ہوں - سب کچھ میرے قبضۂ قدرت میں ہے - اور یہہ میرے ابائی معبودوں کی قدرت و کرامت سے ہے جن کی مدد سے یروشلم مفتوح ہوا اور یہوواہ کی ہیکل کے مقدس ظروف آلاتِ میکشی بن گئے : وہ اِن باطل خیالات میں مستغرق ہو گیا اور آسمانوں کے خدا کے آگے اپنے کو سربلند کیا - اور اپنے چاندی - سونے - پیتل - لوہے - لکڑی - اور پتھر کے معبودوں کی جو نہ دیکھتے - اور نہ سنتے اور نہ جانتے تھے حمد و ثنا کی - اور اُس خدا کی جس کے قبضۂ قدرت میں اُس کا دم تھا - اور جس کے قابو میں اُس کی ساری راہیں تھیں تعظیم و تکریم نہ کی - اِس لئے اُس کی طرف سے وہ ہاتھ کا سِرا ظاہر ہوا جس نے یہہ ترسناک عبارت دیوار پر لکھی :

"تو ترازو میں تولا گیا - اور کم نکلا" :

لکھا ہے کہ "اُسی رات کو بیلشضر جو کسدیوں کا بادشاہ تھا قتل ہوا - اور دارا مادی نے باسٹھہ برس کی عمر میں ہو کے مملکت لے لی" +

کتنے لوگ بیلشضر کی مانند اِس دنیا میں موجود ہیں - جو مصروف عیش ونشاط ہو کر اپنے انجام سے بے خبر دو روزہ زندگی کو غفلت و مدہوشی میں بسر کر رہے ہیں - اور اُس دولتمند کے ہمزبان ہو کر جس کا ذکر انجیل جلیل میں

پایا جاتا۔ کہہ رہے ہیں:۔ "اے میری جان تیرے پاس بہت سامال برسوں کے لئے جمع ہے۔ چین کر کھاپی خوش رہ لیکن خدا اُنہیں فرماتا ہے:۔ اے نادانوں اسی رات تمہاری جان تم سے لے لی جائیگی اور تب وہ۔ جس پر تم فخر و گھمنڈ کرتے ہو۔ کس کا ہوگا" کاش کہ لوگ اُس میزان عدل کا خیال کرتے جس میں بیلشفر تولا گیا۔ اور کم نکلا۔ اور اُس حقیقی نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے۔ جس نے بنی آدم کی کم وزنی کو پورا کر دیا۔ اور یہہ مبارک آواز سُنتے۔ "تو ترازو میں تولا گیا۔ اور پورا نکلا"

ایک تواریخی مسجد جل گئی

یہہ بڑی مشہور و متبرک ایک تاریخی مسجد تھی۔ جو شہر دمشق میں معہ چند قیمتی تبرکات کے۔ منجملہ جن کے خلیفۂ سیوم عثمان بن عفان جامع القرآن کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک صحیفۂ قرآن بھی تھا۔ چند مہینے گذرے ایک سخت آتشزدگی کے وقوع ہونے سے جل کر خاک سیاہ ہو گئی: اور یوں گویا دنیا میں ایک بڑی تاریخی عمارت برباد ہو گئی ہے: اس آتش زدگی کے واقعہ سے محمدیوں کے دلوں میں طرح طرح کے خیال پیدا ہوئے۔ اور طرح طرح کی بدشگونی و بدفالی کی اس کو علامت تصور کیا: یہہ بھی شُنا گیا تھا کہ اس مسجد کو آگ لگانے کا اشتباہ دمشق کے مسیحیوں پر کیا گیا تھا۔ مگر چونکہ مسیحی کبھی ایسی کمینہ حرکت نہیں کر سکتے۔ یہہ اشتباہ بے بنیاد ٹھہرا۔ اور آگ کا لگ جانا ایک راز سربستہ بنا رہا: یہہ پہلے بُت پرستوں کا ایک مندر تھا جہاں وہ اپنے دیوتاؤں کے لئے قربانیاں گذرانا کرتے تھے: کانسٹنٹائن کے وقت میں مسیحیت کی فتح پر وہ ایک مسیحی گرجا ہو گیا۔ اور یحییٰ اصطباغی کے نام پر مخصوص کیا گیا تھا: قریب ۱۵۰۰ برس گذرے کہ اُس کی بحالی پر ابن ارڈیوس نے اُس کے صدر دروازہ پر کتابہ ذیل لکھوایا:۔ "اے مسیح تیری بادشاہت تمام زمانوں کی۔ اور تیری سلطنت ساری پشتوں میں قایم رہنے والی ہے" قریب تین سو برس تک یہہ عمارت مسیحیوں کے لئے ایک کیتھیڈرل (بشپ کا گرجا) بنی رہی۔ لیکن مسلمانوں کے دمشق کو فتح کرنے پر وہ ایک مسجد میں مُبدل کی گئی۔ اور اسلامی سلطنت میں یہہ ایک نہایت شاندار عمارت بنائی گئی: اس میں سنگ مرمر کا حوض۔ عمدہ فرش فروش۔ نقش و نگار شیشہ دار دریچیاں۔ اور جھاڑ فانوس ہونے کے باعث یہہ عمارت دمشق میں ایک دلکش نظارہ تھا: اس مسجد کے تین مینار تھے جس کے بلند ترین مینار موسوم بہ "مادنت عیسیٰ" کے اوپر بروایت اسلام نزول عیسیٰ ہوگا۔ اور جب وہ دنیا کی عدالت کرنے آئے گا اس مینار پر کھڑا ہوگا: اس کے نواح میں ایک چھوٹا گرجا تھا۔ جس میں کہتے ہیں کہ یحییٰ اصطباغی کا سر مدفون تھا جو اُس کے ایک تہ خانہ میں پایا گیا تھا: مذکورہ بربادی بخش آتشزدگی کے شعلوں سے وہ اب ایک خاک کا ڈھیر رہ گیا۔ لیکن اُس عمارت کے صدر دروازہ پر وہ کتابہ اب تک قایم ہے: محمدی لوگ اس آتش زدگی کو ٹرکی سلطنت اور اسلامی اثر کے زوال کی ایک علامت خیال کرتے ہیں: بقول گیان پترکا (ترنلام محمدی اس برباد شدہ مسجد کے سامنے کھڑے ہوں۔ اور اُس کتابہ پر غور و فکر کریں جو ان تمام گذشتہ صدیوں کے درمیان مسیح کی ابدی سلطنت کے حق میں ایک چپ چاپ گواہ بنا رہا ہے۔ اور اب تک گواہی دے رہا ہے

ممالک مغربی و شمالی کے مسیحیوں کی اُس عرضداشت

کے بارہ میں۔ جو اُنہوں نے اپنی جماعت کے میر مجلس کے ذریعہ سے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بدرخواست تجویز پرورش گذرانی ہے۔ چیر مسیحی اخبارات طرح طرح کی چہ میگوئیاں کر رہے ہیں: ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ "اگر سرکار عیسائیوں کی پرورش کے لئے کوئی تجویز قایم کرے۔ تو جینی وغیرہ جو اُن ممالک میں بکثرت آباد ہیں کیوں اُن کے لئے بھی کوئی خاص تجویز نہ کی جائے؟ کیونکہ سب اقوام اور اہل مذاہب مختلفہ گورنمنٹ کے نزدیک برابر حق دار ہیں" لیکن افسوس ہے کہ اُس نے اس بات پر کچھ لحاظ نہ کیا۔ اور نہ بتلایا۔ کہ جینیوں وغیرہ میں کتنے گریجوایٹ بمقابلہ مسیحیوں کے فی الحال موجود ہیں: سچ ہے کہ مذہبی تعصب انسان کو امر حق کے اظہار سے باز رکھتا۔ اور جو کچھ اُس کے پُر تعصب دل کی خواہش ہوتی اُسی کو ظاہر کرنے میں مصروف رہتا ہے: ممالک مذکورہ کے مسیحیوں نے گورنمنٹ سے بدیں وجہہ یہہ درخواست نہیں کی کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کے ہم مذہب ہیں۔ اس لئے اُن کے ساتھ رعایتِ خاص سے سلوک ہو۔ بلکہ اس لئے کہ اُن میں بہت سے لوگ تعلیم یافتہ ایف اے۔ اور بی اے پاس شدہ ہیں۔ تاہم بمقابلہ ہندو مسلمانوں کے اُن کو سرکاری نوکری نہیں دی جاتی

اخبار پانیر گورنمنٹ ہند کو یہہ واجبی صلاح دیتا ہے۔ کہ مسیحیوں کو بھی حسب لیاقت نوکری دینا چاہئے: کیونکہ آج کل ہندو اور مسلمانوں کے درمیان مذہب کے باعث اکثر جھگڑا بکھیڑا لگا رہتا ہے۔ اور یہہ سرکار و دولتمدار کے لئے مضر ہے۔ اگر مسیحیوں کو بھی ہر کہیں سرکاری نوکری ملے گی۔ تو وہ خیر خواہ سرکار ہیں۔ اور اُن کی ملازمت کے باعث سرکار اور پبلک دونوں کو فوایدِ حاصل ہوں گے

سچ ہے۔ کہ اسلام کے بعض کٹ مُلاؤں نے تعلیم انگریزی میں مسلمانوں کو دیگر اقوام سے پیچھے رکھ دیا۔ کیونکہ وہ اُن کے ایسے فتووں سے ڈرتے تھے۔ کہ "انگریزی پڑھنا کفر ہے۔ اُس کے پڑھنے سے آدمی لامذہب یا کرسٹان ہو جاتا ہے۔ مرنے وقت وہ انگریزی بولنے لگتا ہے" "انگریزی اہل دوزخ کی زبان ہے" مگر مسلمان سنبھل گئے۔ اور اپنے نیک و بد کو سوچ کر جو مناسب اور درست تھا اُس کے کرنے میں مُلاؤں کی صلاح و حکم کی کچھ پروا نہ کی چنانچہ اب بکثرت انگریزی خوان مسلمان اس ملک میں پائے جاتے

ہیں۔ اور روز بروز اُن کا شمار بڑھتا جاتا ہے؛ اب یہہ کٹ مُلا جو ترقی قوم کے مانع ہیں لوگوں کو اخبار بینی سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اخبار لغویات کا دفتر ہوتے ہیں۔ ان کا دیکھنا سراسر گناہ ہے۔ پھر گناہ کا خریدنا تو کہیں بدتر ہے؛ بنا برآں ایک محمدی حکیم غلام محی الدین صاحب ساکن دیالی ضلع جہلم نے اخبار بینی کی بابت مولوی محمد حسن صاحب کی خدمت میں بذریعہ سراج الاخبار ایک استفتا شایع کیا ہے۔ دیکھیں مولوی صاحب کیا فتویٰ دیتے ہیں +

مراسلات

امرتسری جنگ مقدس اور اُس کے نتایج

قریب تین ہزار سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ ایک شخص درویش صورت فنا فی اللہ سیرت ایک بُت پرست گروہ کثیر کے مقابل کوہ کرمل کی چوٹی پر کھڑا تھا؛ اس بزرگ شخص کا نام ایلیاہ نبی تھا۔ مقابلہ اس وقت ایلیاہ اور خدا سے منحرف بنی اسرائیل کا نہ تھا۔ بلکہ خدائے ذو الجلال اس موقعہ پر بعل کو ناچیز ثابت کرکے اپنی پرستش بحال کیا چاہتا تھا۔ ایسے موقعے حقیقی مذہب کی تواریخ میں بکثرت ہوئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ذریعہ خاص طور پر اپنی غیوری اور جلال کا اظہار کیا کرتا تھا؛ گذشتہ سال کا مباحثہ جو مابین مرزا صاحب قادیانی اور ڈپٹی آتھم صاحب کے امرتسر میں منعقد ہوا تھا اسی سلسلہ کی ایک ادنیٰ نظیر ہے ایلیاہ نبی کا معرکہ ایک عجیب خوبصورت کوہ کی چوٹی پر وقوع ہوا جس کی سطح پر گوناگون پھولوں کی بہار اور مغرب کی جانب حد نگاہ تک بحیرہ شام کی نیلگوں وسعت۔ اور مشرق کے رخ یزرعیل کی دلکش سبزہ زار وادی۔ اور اُس سے فاصلہ پر کوہستان یہودیہ اور یردن کا سلسلہ عجیب کیفیت دار منظر تھا؛ امرتسر میں بحر اور کوہستان تو نہ تھے لیکن ڈاکٹر کلارک صاحب کا وسیع احاطہ بھی اپنی سبزی اور گلوں کی بہار میں کسی طرح کم خوبصورت نہ تھا۔ وہاں حقیقی خدا کی قربانگاہ کے گرد بارہ مشکے پانی کے بہائے گئے جس سے ”پانی مذبح کے گرداگرد بہہ گیا اور کھائی بھی پانی سے بھرگئی“۔ یہاں بھی ولایتی مشنری صاحبان اور دیگر خادمانِ دین نے بہتیرا پانی اس مباحثہ پر اونڈیلا لیکن نہ ایلیاہ کی قربانی پر اُس پانی نے تاثیر کی اور نہ یہاں کسی کی مخالفت سے کچھ حرج ہوا؛ اگر ان ہر دو موقعوں میں فرق ہے تو یہی ہے کہ ایلیاہ کے جنگ مقدس کا نتیجہ فوراً ظہور میں آیا۔ اور یہاں ہم واعظ کی اُس نصیحت پر عمل درآمد کیا گیا کہ ”اپنی خورش کا غلہ پانیوں کی سطح پر ڈال دے کیونکہ تو بہت دنوں کے پیچھے اُسے پائیگا“ (واعظ ۱۱ : ۱) جو نتایج اس جنگ مقدس سے اس وقت تک ظاہر ہوئے ہیں ہم اُن پر مختصراً ایک نظر ڈالنا چاہتے ہیں +

ایک بڑا بھاری نتیجہ اس مباحثہ کا یہہ ہے کہ بہتیرے خفتہ دلوں میں مسیحی مذہب کی تحقیق کا شوق پیدا ہوگیا ہے۔ اور اس کا اثر کسی تنگ احاطہ میں محدود نہیں بلکہ جو موج جوش کی امرتسر سے شروع ہوئی وہ سرحدی چٹانوں سے جا ٹکرائی۔ اور اُس کی حرکت دور دور تک محسوس ہوئی ہے۔ بہت سے کنوئیں کے مینڈکوں کو اول مرتبہ یہہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ مسیحی مذہب میں بھی کوئی بات قابل توجہ ہے +

جہاں تک ہم کو معلوم ہوا ہے مرزا صاحب کو اس جنگ مقدس سے سراسر نقصان پہنچا ہے۔ بہت لوگ جو ہمیشہ آپکی لیاقت کے مداح تھے اُنپر یہہ امر روشن ہوگیا ہے کہ آپ سوائے اُن پرانے باسی اعتراضات کے اور کوئی بات مسیحی مذہب کے خلاف پیش نہیں کرسکے۔ اور نہ لسانیت اور سفسطائی سے بڑھکر کوئی بات ان میں قابل تعریف ہے؛ حاضرین جلسہ اور ناظرین مباحثہ یہہ بھی بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ اُن کے جوابات میں کسقدر ہلکاپن تھا اور کہ جو شخص ہفتہ بھر رحم بلا مبادلہ کے اصلی معنوں سے دیدہ و دانستہ پہلو تہی کرکے کبھی قہر بلا مبادلہ کے کونے میں پناہ گزین ہو اور کبھی اُلٹے اعتراض شروع کرے وہ کتنے پانی میں ہے؛ آخر اُن کے دعوے الہام نے تو اُن کی رہی سہی بگاڑدی۔ بحث کا رخ خواہ کچھ ہی ہو ان کا ورد ہر روز یہی رہا کہ ”ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں“۔ دعوائے بیدلیل کو دیکھکر بہتوں کا اعتقاد ٹوٹ گیا۔ اور ابتک جو دو چار یلا آپکی ہمرکابی کا دم بھرتے ہیں اُن کو ”تو فقط اپنے حلوے مانڈے سے غرض ہے“؛ بہر صورت جہاں تک دیکھا جاتا ہے مرزا صاحب کو اس جنگ مقدس سے مرید حاصل کرنے میں کوئی مدد نہیں ملی +

اگر اس سے بڑھکر کوئی اور حاصل اس مباحثہ کا نہ ہوتا تو بھی مسیحی مذہب کے فاتح ہونے میں کوئی کلام نہ تھا لیکن شکر کا مقام ہے کہ خدا نے ایسی فتح مبین دلوائی ہے کہ جس کا بڑے سے بڑا متعصب آدمی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ چنانچہ ایک سال کے عرصہ میں مرزا صاحب کے پیروؤں میں سے دو کا مسیحی مذہب کو اختیار کرنا اس دعویٰ کا ثبوت ہے۔ ان میں سے ایک صاحب یوسف خان مرزا صاحب کے منتخب چیلوں میں سے ہیں۔ بفضل خدا اگر یہہ ہر دو نو مرید اپنے ایمان پر قایم رہے۔ تو اس جنگ مقدس کی مسیحی فتح کے ابدی یادگار رہیں گے۔ لیکن ترقی کا سیلاب یہیں رُکتا معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیں پختہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ اور بھی کئی ایک مرزا صاحب کے متعلقین میں سے جلد مشرف بمسیحیت ہوں گے؛ شاید مرزا صاحب تو ان نتایج کو سنکر بھی اس فتح کو تسلیم نکریں گے لیکن یاد رکھیں کہ

اُن کی کوششیں اِس مسیحی پھریری کو اُس کی جگہہ سے ہلانہ سکیں گی ؛ ہمیں تو یہہ بھی خیال گذرتا ہے کہ مرزا صاحب اپنی اِس شکست کو دیکھکر دل ہی دل میں اُس دن کو پچھتاتے ہونگے جب یاروں کے کہے کہائے مباحثہ کی ٹھان بیٹھے ؛ کچھہ الہام میں کسر رہ گئی کہ اِن نتایج کو آپ دیکھہ نہ سکے ورنہ گلوخ انداز کے مقابل اُنہیں پیکار کی نہ سوجھتی +

راقم

عنایت اللہ ناصر

جوابؔ

اِشتہار واجب الاظہار

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ، ۲ مئی کو ایک اِشتہار جاری کیا تھا - جس میں اخوند محمد یوسف خان صاحب کے مسیحی ہو جانے سے جو کھلبلی مرزا صاحب کے مریدوں میں پڑ گئی تھی - اُس کو دور کرنا چاہا ہے - اور کئی ایک لغو اور بیہودہ باتیں لکھکر اپنے مریدوں کو حوصلہ دیا ہے ؛ مگر مرزا صاحب یہہ رونا دھونا کب تک کروگے ؟ ابھی تو مصیبتوں کا شروع ہے - ذرا صبر کیجئے - اور اپنے جنگ مقدس کے فتح کے آثار دیکھئے ؛ ابھی تو بہتیرے آپ کے پاس میں نورالحق کی کمائی ابھی شروع ہوئی ہے ایک محمد یوسف خان چلا گیا تو کیا ہوا - آہ و زاری کا مزہ اُس وقت آویگا جب آپکے چیلوں میں سے جماعت کی جماعت آفتاب صداقت کی پیروی میں روانہ ہوگی ؛ اُس وقت آپ کے اشتہار بھی بڑی وقعت سے دیکھے جاینگے - مگر آپ تو بقول شخصی قبل از مرگ ہی واویلا کا شور مچانے لگ گئے ؛ اصل میں آپ کے اشتہار کا جواب دینا تو کچھہ ضرور نہیں - مگر صرف اِس لحاظ سے اُس کا جواب دیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی کوتہ بینی اور کم لیاقتی کے باعث دو ایک اعتراض خداوند یسوع مسیح پر کردئے ہیں - جو کہ قاریان انجیل کی نظر میں ہیچ اور پوچ ہیں مگر آپ کے مرید - اور آپ خود باطنی تاریکی کے باعث اُنکو بڑے وزندار سمجھتے ہیں - لہذا اجمالاً اُن اعتراضوں کا جواب دیتا ہوں ؛ اُمید ہے کہ اگر آپنے تفتیش حق کا طریقہ اختیار کیا - تو اس سے مستفیض ہوگے ورنہ خدا کو ان باتوں کا جواب دینا ہوگا ؛ اخوند محمد یوسف خان صاحب کے بارے میں جو آپنے لکھا ہے - اُس میں آپنے انصاف کا خون کیا اور اُن کی اظہار صداقت کی داد نہ دی ؛ آپ کے مریدوں میں کون ناآشنا ہے کہ اخوند صاحب موصوف محمدی مذہب کی بابت پرلے درجے کی غیر تمند تھے ؟ اور محض دلی تسلی حاصل کرنے کی خاطر مختلف شہروں میں گھومتے پھرے - آخر آپ کے دام میں بھی آ پھنسے ؛ مگر خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ اُن کے حق میں پورا کیا - کہ "جو ڈھونڈتا ہے سو پاتا ہے جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لئے کھولا جائیگا" ؛ آپ کی جماعت میں جس قدر حق کے جویاں ہیں اُن سب کے لئے خداوند اپنے اِس مبارک وعدے کو پورا کریگا - لیکن تعجب نہیں کہ آپ اُن سب کو اپنے دلی خزانہ میں سے جو بھرا ہے نکال کردیں گے - جیسے کہ محمد یوسف خان صاحب کے حق میں بُرا بھلا کہا ہے ؛ مگر آپ اخوند صاحب موصوف سے اُمید نہ رکھیں - کہ وہ آپکو آپکے مزاج اور طبیعت کے موافق جواب دیں گے - بلکہ وہ مسیحی مزاج کے موافق جواب دیں گے - اور اگر وہ بالکل ہی جواب نہ دیں - تو یہہ سب سے بہتر ہے ؛ اور مجھے اُمید ہے کہ وہ ایسا ہی کریں گے - اور اپنے آپ کو خداوند یسوع مسیح کے اِس قول کا وارث بناویں گے - جو مقدس متی ۵ باب آیت ۱۱ و ۱۲ میں مسطور ہے +

یعنے یہہ " مبارک ہو تُم جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن کریں - اور ستاویں - اور ہر طرح کی بری باتیں جھوٹھہ سے تمہارے حق میں کہیں - خوش ہو - اور خوشی کرو - کیونکہ آسمان پر تمہارے لئے بڑا بدلا ہے +

پس مرزا صاحب یہہ کچھہ نئی بات نہیں - کہ آپ اخوند صاحب موصوف کو گالیاں دینے لگے ہیں - کیونکہ مخالفین حق ہمیشہ سے اپنی بد عادات - اور بد طینتی کے باعث اہل اللہ کو گالی گلوچ دیتے آئے ہیں - اور دیتے رہینگے - مگر اہل اللہ اُن کے واسطے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اُن کی معافی کے خواستگار رہتے ہیں ؛ اب آپ کے اِشتہار میں جو باتیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کی شان مبارک کے خلاف لکھی ہیں اُن کا جواب بغور سنئے جو آپ کے - اور آپ کے باقی مریدوں کے لئے انشاءاللہ کافی ہوگا +

مرزا صاحب لکھتے ہیں " - اب جبکہ یہہ قاعدہ مسلم الثبوت ہے - کہ سچے نبیوں کے اضطراب کی ضرور دعا قبول ہو جاتی ہے - تو بار بار یہی اعتراض پیش ہوگا - کہ اگر مسیح سچا نبی تھا - تو اُس کی دعا ایسے اضطراب کے وقت ...... کیوں قبول نہ ہوئی " ؟ (یعنے صلیب ملنے سے پیشتر کی دُعا) +

جو لوگ علم الٰہیات سے محض ناواقف ہیں تعجب نہیں کہ اُن کی نظر میں مرزا صاحب کا یہہ اعتراض قابل قدر ہو - یعنے یہہ - کہ مسیح کی دعا قبول نہیں ہوئی - مگر جو لوگ کلام الٰہی سے بہرہ ور ہوکر طبیعت الٰہی کا مطالعہ کرتے ہیں - وہ جانتے ہیں - کہ کسی خدا پرست کی دعا کبھی نامقبول نہیں ہوتی - بلکہ خدا تعالیٰ اُن کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے ؛ چنانچہ خداوند نے یوحنا ۱۴ میں عام طور پر وعدہ فرمایا ہے - کہ " میں دعاؤں کو قبول کروں گا " ؛ البتہ طریق قبولیت دعا میں فرق ہے - اور جو لوگ کہ باطن میں اپنی دلی تاریکی - اور بے نصیبی کے باعث اُس طریق کو نہیں سمجھتے اور اعتراض کر بیٹھتے ہیں - اور سمجھتے ہیں - کہ یہہ اعتراض لاینحل ہیں - اور نہیں سمجھتے - کہ یہہ ہماری نالایقی اور کوتہ اندیشی

ظاہر کرتے ہیں: لیکن ایسے لوگوں کو جو ایسے بیانات سمجھنے کا مادہ رکھتے ہیں قبولیت دعا کی بابت بتلانا خالی از فائدہ نہ ہوگا:

جاننا چاہئے - کہ اہل اللہ ہمیشہ ایسی چیزیں اللہ سے پانے کے خواہشمند ہوتے ہیں - جو اللہ کی مرضی کے موافق ہوں: اس لئے اُن کی دعائیں ہمیشہ مرضی الٰہی کے تابع ہوا کرتے ہیں - اور انکی یہی خواہش ہوتی ہے - کہ جو کچھ ہم کو ملے - وہ مرضی الٰہی کے موافق ہو - الا خلاف مرضیٔ حق وہ کچھ بھی نہیں لینا چاہتے - خواہ بادی النظر میں وہ اُن کو مفید ہی کیوں نہ معلوم ہو: برعکس اِس کے جو لوگ عشق الٰہی سے بے بہرہ اور بے نصیب ہیں - اور اپنے آپ کو مرضی الٰہی کے تابع نہیں کرتے - وہ اپنی دعا کی قبولیت میں جلدی کرتے ہیں - اور اس کی کچھ پروا نہیں کرتے - کہ ہماری دعا طبیعت الٰہی کے موافق ہو: وہ دعا کے مدعا کو اپنی طبیعت کے موافق سمجھکر قبولیت میں جلدی کرتے ہیں: پس ایسے لوگوں کی دعا اگر قبول بھی ہو - تو وہ اُن کے لئے نقصان رساں ہوتی ہے: اور گو لفظاً قبول ہوئی - مگر معناً وہ قبول نہیں کی گئی: ایسے ہی بعض اوقات ایمانداروں - اور اہل اللہ کی دعائیں لفظاً قبول نہیں ہوتیں - مگر معناً قبول ہو جاتی ہیں - مثلاً -

جب خداوند گرگسیوں کے ملک میں آیا - تو اُنہوں نے اُس سے درخواست کی - کہ ہمارے پاس سے چلا جا - یعنے وہ ڈر گئے - کہ ہم جو خطا کار ہیں - اور ہمارے اعمال نہایت ہی نجس ہیں - اگر خداوند ہمارے پاس آوے - تو ضرور ہمارا نقصان ہوگا: خداوند نے اُن کی درخواست قبول کی - لیکن اس درخواست کے قبول کرنے سے انکا زیادہ نقصان ہوا - اس لئے کہ وہ بدی میں اور بھی بڑھ گئے: پس دُعا معناً قبول نہ ہوئی گو لفظاً قبول کی گئی: لیکن جب پطرس نے ایسی ہی درخواست کی - کہ "اے خداوند میرے پاس سے چلا جا - کیونکہ میں گنہگار ہوں" تو خداوند اُس کے پاس سے چلا نہیں گیا - لیکن اُس کے خوف کو - جو گناہوں کے سبب سے تھا - اور جو اُس کو صحبت خداوندی کے نالائق ٹھہراتا تھا - دور کر دیا: پس یہہ دعا گو لفظاً قبول نہ ہوئی - الا معناً قبول ہو گئی: علیٰ ہذا القیاس جب خداوند نے درخواست کی - کہ "یہہ پیالہ مجھ سے گذر جائے - تو بھی میری مرضی نہیں - پر تیری مرضی کے موافق ہو - تو گو صلیبی موت دور نہ کی گئی - مگر صلیبی موت کے اُٹھانے - اور اُس دکھ کے برداشت کرنے کی قوت دی گئی - دیکھو لوقا ۲۲/۴۴ اور عبرانیوں کے خط کا مُصنف اس کو قبولیت دعا کہتا ہے - دیکھو عبرانیوں ۵/۷ اسی طرح الیاس کی بابت مذکور ہے - کہ وہ اپنے لئے موت طلب کرنے گیا - اس لئے کہ بے دین لوگ اس کو دکھ دیتے تھے - اور اس لئے بھی - کہ وہ سمجھتا تھا - کہ اہل اللہ میں سے صرف میں ہی باقی رہا ہوں - اور باقی سب مر گئے - پس ایسی تنہائی اور ایسے دکھ میں زندگی بسر کرنے سے موت بہتر ہے: لیکن اللہ کریم نے اُس کی یہہ دُعا لفظاً قبول نہ فرمائی مگر معناً قبول ہو گئی - یعنے بیدینوں کے ہاتھوں سے اُس کو رہائی بخشی - اور تسلی دی - کہ فقط تو ہی نہیں - مگر میرے اور بہت برگزیدے بندے موجود ہیں: علیٰ ہذا القیاس موسیٰ کے احوال کو غور کرو - تو وہاں بھی ایسے واقعات ملیں گے: الغرض دعا کی قبولیت ایمانداروں کا حق ہے - اور سب ایمانداروں کی دعائیں اللہ اپنی مرضی کے موافق قبول کرتا ہے یعنے کسی کی لفظاً قبول ہوتی ہے - اور کسی کی معناً - لیکن چونکہ مرزا صاحب ان رازوں سے بے خبر ہیں - اس لئے نادانی سے ایسے اعتراض کر بیٹھتے ہیں - جو اُن کی ناواقفیت پر صریح دلالت کرتے ہیں: البتہ اگر مرزا صاحب چاہیں تو اب یہہ اعتراض کر سکتے ہیں - کہ اگر مسیح میں الٰہی ذات تھی - تو پھر دعا کیوں کی ہے - سو اس کا جواب دینے کے لئے بھی ہم طیار ہیں - صرف درخواست آنی چاہئے +

مرزا صاحب کے اشتہار میں زوروالی بات یہی تھی - جس کا جواب خدا کے فضل سے دیا گیا ہے - اور ہمیں یقین ہے: کہ مرزا صاحب اور اُن کے سب ہم خیال صاحبان کے لئے یہہ جواب کافی ہوگا - خدا اُن کو ہدایت فرماوے + (باقی آئندہ)

الف - ایم - بشیر:
از فتح گڈھ:

حمایت الحق

کچھ عرصہ سے قصبہ فتح گڈھ تحصیل بٹالہ میں حمایت الحق نام ایک جماعت قایم ہے - جس میں محمدی - اور ہندو - اور عیسائی صاحبان ممبر ہیں: اس کا جلسہ ہر اتوار کو ۷ بجے شام کے مشن سکول میں منعقد ہوتا ہے: اخلاقی مضامین پر بحث کی جاتی ہے - اور اہل قصبہ کی بہتری کے وسایل سوچے جاتے ہیں - اور باہمی میل ملاپ کو ترقی دینے کے واسطے جو کچھ بہتر معلوم ہوتا ہے - اُس پر عمل درآمد کرنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے: غربا کی امداد کرنے اور اُن کی تکالیف کو دور کرنے کے واسطے یہہ جماعت ہر وقت تیار رہتی ہے: اور خدا کا شکر ہو - کہ اِس جماعت کو روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے - اور کامیابی کی صورتیں نظر آتی ہیں: اس میں ایک عیسائی صاحب پریزیڈنٹ اور ایک محمدی صاحب وائس پریزیڈنٹ - اور ایک ہندو صاحب سکرٹری ہیں: اگر دوسرے شہروں - اور قصبوں میں اِس قسم کی کمیٹیاں باہمی اتفاق سے قایم کی جاویں - تو ضرور بہت فائدے ہوں گے - اور آئے دن باہمی فساد کی خبریں جو اخباروں میں دیکھی جاتی ہیں کم دیکھی جائینگی: اگر ضرورت ہو تو ہم اس کمیٹی کی کاروائی فائدہ عام کے لئے ناظرین نورافشاں کے لئے ہدیہ

کیاکریں گے - ہمیں اُمید ہو کہ ناظرین اس سے محظوظ ہوں گے +

الراقم

منبر حیات الحق ::
از فتح گڈھ

جات اور اُس کے بد نتایج

جات

لفظ ذات جو خصوص ہمارے ملک ہند میں خاص ہندو فرقوں پر استعمال کیاجاتا ہو - بقول ایک بزرگ دعالم پادری صاحب کے وہ لفظ ذات نہیں ہو - جس کے معنے حقیقت یا ماہیت کے ہیں - بلکہ جات ہو جسکو خاص برہمنوں نے ایجاد کیا - اور جسکی پابندی صرف کھانے - پینے یا بعض کی چھوت پر ٹھہرائی گئی ہو :: ذات انسانی صرف ایک ہی ذات ہو - کیونکہ شروع میں خدانے ایک آدم کو پیدا کیا جس کی اولاد تمام روئے زمین پر موجود ہو - جنکو انسان کہتے اور اُن سب کی حقیقت یا ماہیت ایک ہی ہو - دوسری نہیں + بیشک حیوانوں اور چرند - پرندوں میں بہت ذاتیں ہیں - جو اُنکی پیدایش مختلف حالت وحقیقت سے بخوبی تمیز کی جاتی ہیں - ایساکہ ایک ذات کو دوسری ذات کوئی خیال نہیں کرسکتا - اور نہ پکار سکتا ہو :: مثلاً ہاتھی کو اونٹ یا اونٹ کو گدہا کوئی تصور نہیں کرسکتا :: اسی طرح کتے کو بلّی - یا مرغ کو کبوتر کوئی نہیں جان سکتا :: مگر کل روئے زمین کے کسی ملک کے کسی انسان کو کبھی کوئی حیوان تصور نہیں کرسکتا - بلکہ انسان ہی کہا جاتا ہو +

پھر دنیا کے کسی کسی ملک میں اُس کی حالت وآب وہوا کے موافق اگر ایک قسم کے جانور ہیں - تو دوسرے ملک کی برعکس حالت کے موافق اُس میں دوسری قسم کے بالکل مختلف جانور پائے جاتے ہیں - مگر انسان ہر ملک میں چاہے وہ کیسی ہی حالت کا کیوں نہو - ایک ہی حقیقت یا ماہیت کے موجود ہیں کبھی کوئی دوسری ماہیت نہیں دیکھی گئی - کہ کسی انسان کے کبھی کوئی دم - یا سینگ - یا ہاتھی کی سی سونڈ - یا اونٹ کے مانند لمبی گردن ہو :: بیشک بعض ملکوں کی سردی گرمی وآب وہوا کے سبب اکثر رنگ روپ اور بعض برتاو وخاصیت میں کچھ کچھ فرق ہوگا - مگر اُس کے سبب کوئی انسان کبھی حیوان ہرگز خیال نہیں کیاجاسکتا - اور نہ ہوسکتا ہو :: جات ماننے والے ہندوُنکو نہ صرف غیر سے - بلکہ خاص اپنے دوسرے ہندو لوگوں سے اُنکی جات دریافت کرتے ہوئے اکثر سنا جاتا ہو - جو اُن کے نادان خیال کا صریح ثبوت ہو :: اگر جات کوئی قدرتی حقیقت جُدی ہوتی - تو اُس کا دریافت کرنا کیا ضروری امر ہوتا ؟ بلکہ جس طرح ہر جاندار حیوان کو اُس کی حقیقت یا ماہیت سے بلا دریافت معلوم کرسکتے ہیں - اسی طور انسان کی جات کو بھی مختلف ہیئت سے پہچان سکتے تھے - مگر ایسا ہرگز نہیں ہو :: چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہو - کہ شہر دہلی میں ایک چمار نے دور ملک سے آکر اپنے تئیں بنیاں ظاہر کیا - اور کچھ عرصہ تک بنیوں کے ساتھ خلط ملط رہا - جب تک کہ راز خود فاش نہوا - کیونکہ کوئی جات کی علامت اس پر نہ تھی + روئے زمین پر خیال کرنے سے ظاہر ہوتا ہو - جس پر بعض مذاہب بھی نامزد ہیں - جنکو انسانی ذاتیں نہیں - بلکہ ایک ایک قوم یا گروہ کہا جاتا ہو :: چنانچہ اکثر ممالک مسیحی کہلاتے بعض محمدی - اور ہندو وغیرہ + یہاں اس امر پر بحث کی ضرورت نہیں ہو - کہ مذکورہ مذاہب میں کون مذہب اصلی - یا کون نقلی - اور کون صرف عقلی ہو - بلکہ ضرورت صرف یہہ ہو - کہ ان مذاہب میں بعض بعض فرقے بھی شمار کئے جاتے ہیں - اور کسی کسی ملک میں علاوہ فرقوں کے غیر مذہب کے لوگ یا لامذہب بھی موجود ہیں :: تاہم کسی ملک میں ان مذہبی فرقوں کو جات نہیں پکارا جاتا - یا کسی مذہب یا غیر مذہب کے ساتھ کھانے - پینے - یا کسی کی چھوت کی مطلق کوئی تمیز نہیں کرتا ہو :: مگر ہمارے ملک ہند کے ہندو فرقوں میں جاتوں کی ایسی تفریق صرف خودغرض برہمنوں سے ٹھہرائی گئی ہو - جس میں اُنہوں نے ورنوں کی تمیز کے موافق اپنے تئیں اُوتم (افضل) پرتھوی کا دیوتا - بلکہ پرمیشور کا سروپ اور سب چیزوں کا مالک ٹھہرالیا - اور باقی ورنوں کو درجہ بدرجہ پابند کرکے آخر ورن کو ایسا حقیر وذلیل ٹھہرایا کہ سوائے غلامی کے اور کسی امر میں اُس کا ادہیکار نہ رکھا - بلکہ اُس آخر ورن والے شدروں کی جان ومال کے خود مالک بن بیٹھے - جس کا برتاو قانوناً توڑا گیا :: اور حیرت کی بات یہہ ہو کہ اس ملک ہند کے اکثر محمدی بھی اپنی شریعت کے بعض خلاف صرف ہندوؤں کی دیکھا دیکھی جات کی تمیز کرکے بعض لوگوں اور خصوصاً ہم مسیحیوں کے ساتھ کھانے - پینے سے پرہیز کرنے لگے جس کا دیگر ممالک محمدیہ یا ملک چین میں بھی جو ہندو کہلاتا ہو مطلق خیال نہیں کیا جاتا - بلکہ ہمارے ملک ہند کے ایسی جات کی تمیز سُن کر دوسرے ممالک کے لوگ اس پر صرف ہنستے اور قہقہہ مارتے ہیں - جسکی کیفیت اُن لوگوں سے جو کسی غیر ملک کی سیر کرچکے ہیں بخوبی معلوم ہوسکتی ہو +

جات کے نتایج

اکثر ہندو صاحبان اثنائے گفتگو میں بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں - کہ ہمارے ملک ہند سے دنیا کے کل علوم ایجاد ہوئے - اور کہ ہمارے بزرگ ایسے ایسے عقلمند ودانا تھے - وغیرہ وغیرہ :: اُن کے ایسے خیالوں کو سُننے اور اُن لنترانیوں پر غور کرنے سے صرف اسقدر ظاہر ہوتا -

کہ اُن صاحبان کو اپنے بزرگوں کی ایسی عقلمندی و دانائی کے خیالوں اور انتظاموں سے ابتک مطلق واقفیت نہیں ہوئی - جن کے کیسے کیسے قبیح نتیجے ظاہر ہوئے - ورنہ ایسا کہنے میں کچھ تامل ضرور کرتے - جن کی عقل و دانائی کا نتیجہ ایک جات کا بندھن ہی جس کے بدنتایج پر کس قدر افسوس آتا ہی: اول چاروں ٹھہر لئے - اور پھر ان چاروں میں چھتیس ۳۶ جاتیں کہلائیں - اور رفتہ رفتہ ان چھتیس ۳۶ جاتوں میں بطور شاخوں کے بے شمار جاتیں پھوٹ نکلیں - جنکا کل حرف ایک دوسرے کے ساتھ کھانے - پینے اور چھوت پر ٹھہرایا گیا - کہ جس کے سبب ایک جات کے آدمی نے دوسری جات کے آدمی سے مطلق علیحدگی اختیار کی - اور ایک دوسرے کو حقیر و ذلیل سمجھکر اور صرف اپنی ہی بڑائی و بہتری چاھکر ہر دوسرے کی بربادی چاہی: اور اس طرح ہر ایک جات میں پھوٹ و نا اتفاقی پیدا ہوکر انسانی و ملکی محبت جو جوہر انسانی ہی - ایک دوسرے کے دل سے مطلق محو ہو گئی - اور بجائے اس کے ہر ایک کے دل میں بے اعتمادی قایم ہوئی - کہ جس کو معلوم کرکے غیر ممالک کے لوگوں نے اس ملک پر حملہ کرکے فوراً اسکو زیر کر لیا - اور ملک کے باشندوں کو اپنا محکوم اور مطیع کیا +

دیگر ممالک روئے زمین پر سوچو اور غور کرو - جہاں ایسی فضول جات - اور کہانے - پینے - و چھوت کا مطلق خیال بھی نہیں ہی - کہ جس کے سبب پھوٹ اور نا اتفاقی کا باعث ہوتا - کہ وہاں کے آدمی اپنے اپنے ملک کے خود سر حاکم بنے ہوئے ہیں: ہم ہندوستانی محکوم - دوسرے لوگ اپنے اپنے ملک کا حاصل اپنے ملک کی بہتری اور اپنے آرام و بھلائی میں صرف کرتے - مگر ہم ہندوستانی دوسروں کو دیدیتے ہیں: دوسرے ممالک کے لوگ ہم پر حملہ کرکے غالب ہوتے - ہم مغلوب بلکہ ہر حالت میں مغلوب ہو گئے: الغرض جو کچھ بربادی و خرابی کے نشان ظاہر ہوئے - وہ سب اسی کمبخت جات کے بندھن کا پھل ہیں - جس پر دوسرے ممالک کے لوگ قہقہہ مارتے اور صرف ایک جہالت کا ملک خیال کرتے ہیں: جائے غور ہی - کہ ابتک بھی اس ملک کے بہت سے لوگ اس جات کے مذموم بندھن سے مطلق بے خبر ہیں - اور اس پر مطلق نہیں سوچتے: اگرچہ چند ملک کے عقیل و دانا آدمیوں نے اس امر قبیح پر خیال کرکے اس بندھن کو توڑنے کی کوشش بھی کی ہی - جس کے لئے برہمو سماج ظاہر ہوئے - دیو دہرمی اُٹھے - مگر سنتا کون ہی؟ وہ بیچارے چیخ چیخ کر تھک گئے - بلکہ بعض مطعون ہوئے: اور اب بھی اگرچہ اکثر ریفارمر اُس ملک کے فائدہ و بہتری کے خیال سے اُٹھتے - اور اپنی اپنی عقل و دانائی سے ملکی صلاح کے لئے بہت کچھ زور دے رہے ہیں - کہیں کانگرس قایم ہوتی - کہیں لکچر دئے جاتے اور اخباروں کے ذریعہ اصلاحیں ہوتی ہیں - مگر خوب جانتے ہو یہہ بالائی انتظام ہیں: جب تک اس کمبخت جات کے کہانے - پینے و چھوت کا بندھن اس ملک میں موجود ہی - تب تک ایسے بالائی انتظاموں سے چاہے وہ کسی قدر کوشش و دانائی سے کیوں نہوں - وہ حقیقی ہمدردی اور ایک دوسرے کی بہتری و بھلائی کا خیال - جو خدا اور انسان دونوں کو مطلوب ہی - ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا ہی: کیونکہ وہ عادل و منصف خدا - جو کسی کے کچھ کھانے پینے یا ظاہر پر مطلق خیال نہیں کرتا - کیونکہ یہہ طبعی بات ہی جس سے صرف جسم کی صحت قایم رہتی ہی جس کی طبیعت چاہے سو کھائے یا نکھائے: مگر وہ ذوالجلال اور پر محبت خدا دلوں کا جانچنے والا - اور ہر ایک کو کام کے موافق ٹھیک ٹھیک بدلا دینے والا ہی - جو کمزوروں کو زور بخشتا - اور نادانوں کو دانا بناتا ہی - بشرطیکہ اسکی مرضی کے طالب ہوں: کیا ہم صاحبان انگریز کی تواریخ پر خیال نہیں کر سکتے - کہ کیا تھے اور کیا ہو گئے؟ صرف اُسی کی مہربانی سے - کیونکہ اُنہوں نے اُس کے حکم و مرضی کو فوراً قبول کیا - اور خدا نے بھی اُن کو اپنی برکتوں سے مالامال کیا: برخلاف اس کے دوسرے لوگوں کے نتیجہ پر جنہوں نے اُس کی مرضی کو عدول کیا - لوگوں میں تفرقہ ڈالا - اور انسانی ہمدردی و محبت کو ٹھنڈا کیا - اور خلاق کا ستیاناس کرکے جور و ظلم کو روا رکھا جس کا زور شور ایک وقت حد درجہ تک پہنچا - ہر کوئی سوچے و معلوم کرے تو بھی خدا کا شکر گزار ہونا نہایت ضرور ہی - کہ اُس نے اپنی مہربانی سے ایک ایسی ہمدرد و بے تعصب گورنمنٹ ہمارے اوپر قایم کی - جو نہ صرف اپنے - بلکہ ہمارے فائدہ کا زیادہ خیال کرکے ہماری بھلائی و بہتری میں مصروف ہی - ورنہ ابتک جو ہوتا - غور کرو: جائے افسوس ہی - کہ باوجود شکر گزار ہونے کے پھر بھی کوئی اسکو ملیکچھ گورنمنٹ کہتا اور کوئی کافر بتلاتا ہی - مگر اُسی کی کمائی کی بدولت آج یہہ نصیب ہوا کہ ہر ریفارمر اپنی اپنی خیالی دہن میں آزادانہ لگا ہوا کوشش کر رہا ہی - اور کوئی کسی کا مزاحم نہیں ہو سکتا کیونکہ اس منصف گورنمنٹ نے جو ہمارے سر پر ہی خدا کے کلام سے یہہ سیکھا ہی کہ "مبارک وے جو صلح کار ہیں -"

پس وہی رحیم خدا جو اپنے وعدہ میں وفادار اور بے تبدیل ہی - اور جس نے دوسرے لوگوں کو اپنی برکتوں سے مالامال کیا - کیا ہمکو اپنی برکتوں سے محروم رکھ سکتا ہی؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ ہر وقت ہر ایک کو برکت دینے پر تیار ہی - اگر اُس کے کلام پاک پر غور و عمل کریں - جو فرماتا ہی - کہ "تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈو - تو یہہ سب چیزیں بھی تمہیں ملیں گی" متی ۶: ۳۳ +

راقم

بہادر مسیح

مُتاد

امرتسر

مشن ۔ بڑ

تھوڑے دن ہوئے۔ کہ نور افشاں میں ایک بڑ کے درخت کا مختصر ذکر تھا۔ جو امرتسر میں ڈاکٹر کلارک صاحب بہادر کی کوٹھی پر لگا ہوا ہے +

ناظرین کی آگاہی کے واسطے اُس کا مفصل حال بیان کرنا خالی از لطف نہ ہوگا +

اس بڑ کی ہر ایک شاخ اور تنے پر ٹکٹ لگے ہوئے ہیں۔ جن سے مفصل حال یوں معلوم ہوتا ہے :۔

(۱) تنا ۔ اس پر لکھا ہوا ہے۔ کہ" اس درخت کو پادری کلارک صاحب نے فروری ۱۸۵۳ء میں لگایا ۔ یہہ کوٹھی ۱۸۵۱ء میں بنائی گئی ۔ اور مشن بھی اسی سال میں قایم کیا گیا یہہ بیڑ پادری کلارک صاحب کے ہاتھ سے ۲۔ فروری ۱۸۹۴ء کو لگایا گیا :۔ شاخوں کے مشن کے مختلف سٹیشن ہیں جن میں سے اب بعض خود مختار ہیں ۔ جن کے انتظام کا مرکز امرتسر مشن ہے +

شاخیں	سنہ عیسوی
(۲) جنڈیالہ۔	۱۸۵۴۔
(۳) نارووال۔	۱۸۵۶۔
(۴) بٹالہ	۱۸۶۶۔
(۵) کلارک آباد	۱۸۶۹
(۶) ترن تارن	۱۸۷۰
(۷) مجیٹھہ	
(۸) فتح گڈھ	۱۸۶۲
(۹) اجنالہ	۱۸۸۳
(۱۰) بیاس	۱۸۸۴
(۱۱) بیروال	۱۸۸۸

وارث الدین جنڈیالہ

حیدر آباد +

ناظرین یہہ بھی ایک ریاست ہے جہاں لکھو کہا آدمی پرورش پاتے ہیں ۔ یہہ ریاست ہے جہاں غریب سے غریب ہندوستانی دولتمند ہوگئے اور وہ حکومت اُنکو حاصل ہوئی جسکی ہوا اُنکی سات پشت میں بھی کسی کو نہیں لگی تھی ۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض ناعاقبت اندیشوں نے جن میں کے کچھہ سرغنے چلے گئے اور بعض اُن کے حواشی باقی ہیں ۔ باقیوں میں سے پہر نہیں دنوں میں ایک بیش قرار چار سو روپیہ ماہواری تنخواہ پانے والا اہلکار الگ کر دیا گیا ہے ۔ جس سے اخبار ٹریبیون لاہور کی مورخانہ پیش گوئی پوری ہوئی ۔ ابھی دیکھتے جائے اُس نادر اخبار کی مورخانہ پیش گوئیاں جوان مفسدوں کے بارہ میں ہیں پوری ہوں گی ۔ اُن کا آلہ فساد فضل محمود شیخ ضیاء الحق بھی گرفتار ہوگیا ہے ۔ غرض کہ چند روز میں میدان صاف ہو جائیگا ۔ جہاں تک جو کچھہ اُن سے ہوا یہہ ہے کہ ملک میں انٹریگ پھیلائی عام طور پر خود غرضی اور نفسانیت کا بازار گرم کیا ۔ یعنے انسانیت وفاداری نمک حلالی اور مروت تو گویا اُن کے پاس تک بھی نہیں پھٹکی تھی باایں ہمہ یہہ دعوی کہ شرافت اور لیاقت کا خاتمہ ہم ہی پر ہو چکا ۔ ہر ایک سے کہتے تھے کہ دکن کے حکمران ہم ہیں زمانہ کو ہمارے ساتھہ چلنا لازم ہے ۔ کوئی شخص اعلی سے اعلی برٹش آفیسر ہی کیوں نہ ہو ہمارا مخالف ہو کر نہیں رہ سکتا ۔ غرضیکہ اُسی زعم میں بہت کچھہ دہوم مچائی ۔ یعنے نہ کسی حاکم کو حاکم سمجھا کسی شریف کو شریف اور نہ کسی امیر کو امیر ۔ اور کیوں سمجھتے کہ گویا دکن کی حکومت اپنے باپ دادا کا ورثہ خیال کرتے تھے اور اُس کے حصول کو اپنی قابلیت کا نتیجہ تصور کرتے تھے ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست ۔ آخر ایک روز مکافات عمل کا بھی آہی گیا اور اپنے کیفر کردار کو پہنچے گندم از گندم بروید جو زجو ۔ از مکافات عمل غافل مشو ۔ خیر یہاں تک جو کچھہ ہوا یہہ ہے کہ اُن لوگوں نے اپنے کئے کو پایا ۔ لیکن اب بھی وہ اپنی جبلی شرارت سے باز نہیں آتے اور اپنے حواشی پس ماندوں کے ذریعہ سے صرف نیک نفس اور قابل آدمیوں پر طرح طرح کے جھوٹھے اتہام ہی نہیں لگاتے ہیں بلکہ نظام گورنمنٹ کے ساتھہ جو اُن کی ولی نعمت ہے وے دشمن عقل و ایمان خیر خواہی کے پیرایہ میں دشمنی کرتے ہیں +

چنانچہ چند ہفتے پہلے ہمنے کسی پرچہ میں دیکھا ہے کہ پادری رجب علی صاحب ایک بہت بڑے مورخ کی لایف اور خصوص موصوف کی اُس تصنیف پر جو موصوف نے تاریخ آصفی کے نام سے تالیف کی ہے نہایت کمینہ پن سے حملہ کیا ہے ۔ لیکن چونکہ اُس تحریر کا ہر ایک فقرہ رشک و حسد سے مملو ہے کوئی متوسط العقل شخص دہوکہ نہیں کہا سکتا ۔ یعنے اُس شریر نے اس نیش زنی سے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ اُس کتاب کے فوائد سے جس کو عالم مولف نے بکمال عرق ریزی تالیف کیا ہے اور جس کے ہر ایک مقالہ سے مصنف کی خداداد قابلیت پیدا اور نظام گورنمنٹ و گورنمنٹ قیصری کی خیر خواہی ہویدا ہے ۔ ایسے حملوں کے ذریعہ سے ہر دو گورنمنٹوں کو روکے ۔ اور اِسی لئے اُس نے قبل از مرگ واویلا کی ہے کہ مولف اپنی سالہا سال کی عرق ریزی کا صلہ نہ پائے ۔ کیونکہ وہ مردم آزار سمجھ چکا ہے کہ یہہ کتاب ہر دو گورنمنٹوں کے رشتۂ اتفاق و اتحاد کو اور بھی مضبوط کر دیگی اور یہہ سبب اس موذی کی جانکاہی ہوگا ۔ یہہ ایک صریح اور روشن دلیل ہے کہ اُس نے بانگ بے ہنگام لگائی ۔ اگر وہ سچا ہوتا ضرور اُس وقت تک خاموش رہتا جس وقت تک کتاب شایع ہو جاتی اور اُس وقت وہ اپنے منشا کے پورے کرنے میں کامیاب ہو جاتا ۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ اُس کا مقصود گورنمنٹ اور ملک کو اُس کتاب کے فوائد سے روکنے کا تھا ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار :۔

راقم

ایک بے تعصب انسان

واقعات اندرونی

مندروں میں عظیم چوری

اوکمنڈ سے یہہ افسوسناک خبر آئی ہی کہ وہاں دو مندروں پر ڈاکہ پڑا - ایک مندر سے ڈاکو سات لاکھ مالیت کے زیور چرا کر لے گئے اور دوسرے مندر سے ایک لاکھ روپیہ کے زیورات چوری ہو گئے ہیں ۔ ان مندروں کے نواح میں کچھہ دنوں سے بعض کابلی دیکھے جاتے تھے اس سے شبہہ پیدا ہوا ہی کہ انہیں لوگوں کا یہہ کام ہوگا ۔ چنانچہ ایک کابلی اوکمنڈ میں گرفتار کیا گیا ہی اور بروقت تلاشی کے اُس کے پاس سے ۲۵ ہزار روپے کے جواہرات دستیاب ہوئے اس کے دیگر ہمراہیوں کی نسبت خبر ہی کہ وہ بمبئی کو روانہ ہو گئے ہیں چنانچہ اعلی افسر پولیس اوکمنڈ نے بمبئی کے کمشنر صاحب پولیس کو بذریعہ تار برقی کے کل حالات سے خبردار کر دیا ہی اور نیز تاکید کی ہی کہ اپنے ماتحتوں کو حکم دیں کہ وہ جابجا اسبات پر نظر رکھیں کہ اگر کوئی ساہوکار یا دکاندار کے پاس ایسے زیورات و جواہرات فروخت کرتا ہو کہ جن کی ملکیت کی نسبت وہ کافی ثبوت پیش نہ کر سکے تو اُس کو فوراً مع مال کے گرفتار کر کے اوکمنڈ کو واپس بھیجدیں ✤

پنچ کی عدالت

اعظمگڈہ کے صاحب سشن جج بہادر نے حال میں ایک عجیب مقدمہ فیصل کیا ہی - یہہ سورجپور کچہری سے متعلق تھا - سورجپور ضلع اعظمگڈہ کا ایک قصبہ ہی - یہاں کے چند زمینداروں نے باہمی اتفاق سے ایک پنچ کی کچہری قایم کی تھی کہ جو آوارہ مویشی اُنکے کھیتوں کو نقصان پہنچائیں اُن کو گرفتار کریں اور اُن کے مالکوں کو جرمانہ وغیرہ کی سزا دیں - اس کچہری کے متعلق پنچ کے طور پر جج اور کلکٹر اور جائنٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اور داروغہ اور جمعدار اور چپڑاسی مقرر کئے گئے تھے - یہہ عہدے برائے نام نہ تھے بلکہ عہدہ دار برابر مقدمات فیصل کرتے اور سزائیں تجویز کرتے اور اُن کی تعمیل کرواتے تھے چپڑاسی لوگ گردنواح کے دیہات میں جاتے - آوارہ مویشیوں کو گرفتار کر کے کہونڈ میں لاتے اور اُنکے مالکوں پر افسران کچہری جرمانے کرتے اور سپاہی جرمانوں کو وصول کر کے داخل کر دیتے - کچھہ عرصہ تک یہہ طریق جاری رہا اور کاشتکار احکام کی تعمیل پر مجبور تھے - آخر کار حبس بیجا اور رشوت ستانی اور تشدد کی وارداتیں واقع ہوئیں اور لوگوں کی ناراضی بھی اور شدہ شدہ اُس کی خبر مشہور ہوئی اور سشن جج کے سامنے شکایت کی گئی جنہوں نے کچہری مذکور کو حکماً بند کر دیا ہی - صاحب سشن جج نے تمام زمینداروں کو متنبہ اور خبردار کر دیا ہی کہ قانون پرائیویٹ اور از خود قایم کردہ اختیارات کو تسلیم نہیں کرتا ہی اور انگریزی اخبار اسبات پر سخت اظہار کر کے یہہ جتلا رہے ہیں کہ ہندو لوگ کیسے سازشی اور چاہتے ہیں کہ خود ہی عدالتیں قایم کرتے اور اپنا ناجایز رعب لوگوں کو دکھاتے ہیں ✤

بنگالہ میں معکوس ترقی

ہمعصر ہندوستانی لکھتا ہی کہ جہاں تک لڑکے اور لڑکیوں کے بیاہ کو تعلق ہی بنگالہ نے معکوس ترقی کی ہی پردہ ہونے اشتہار دینے شروع کر دئے ہیں - اکثر تصویر لڑکے اور لڑکیوں کی کھنچتے ہیں اور ان تصویروں کو دکھلا کر شادیاں ٹھہراتے ہیں ۔ مگر بڑے لطف کی بات یہہ ہی کہ بخلاف پنجاب کے کہ جہاں لڑکی کی قیمت دل کھولکر لیتے ہیں بنگال میں لڑکے والے لڑکے کی قیمت مانگتے ہیں اور جسقدر لڑکا تعلیم یافتہ ہوتا ہی - اُسی قدر اُس کے والدین شادی کی مد میں اُس کی قیمت بڑہاتے ہیں - بعض بیوقوف والدین تو یہاں تک پہنچتے ہیں کہ اقرارنامہ تحریر کرا لیتے ہیں اور اکثر عدالت تک نوبت پہنچتی ہی - ہمارے ایک بنگالی دوست پچھلے سال کلکتے میں اپنی لڑکی کی شادی کرنے گئے - وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ جس لڑکے پر ان کی نظر ہی اس کے گاہک تین چار اور اچھے اچھے خاندان ہیں کہ جو ان سے روپیہ زیادہ دے سکتے ہیں اور بڑی مشکل سے بیچارے کو کامیابی ہوئی ✤

ہندوؤں کی خام خیالی

بعض ہندو لوگ جو دہلی سے لاہور میں آئے اس بات کے مدعی ہیں کہ ہم نے سیلابوں کی دیبی کو دریائے بیاس کے ایک سبز رنگ کے سانپ کی شکل میں جسکے سر کی چند پایہ ایک سیاہ شاخ نکلی ہوئی تھی پیرتے ہوئے دیکھا ہی وہ کہتے ہیں کہ یہہ سانپ سیلاب ہی کے زمانہ میں نکلتا ہی اور اُس کے ظہور کی وجہہ سے سخت دریائی تلاطم او جوش و خروش واقع ہوتا ہی - بیان کیا گیا ہی کہ گانوں کے لوگ اس دیبی کے نام پر چڑہاوے چڑہا رہے ہیں - تاکہ وہ اپنا غصہ کاشتکاروں کے خلاف کم کر ڈالے ✤

مسلمان واعظ

شمالی ہند کا ایک مسلمان مدراس میں مدت سے وعظ کہتا پھرتا ہی اور شمالی ہند کے جدید فرقہ کی کتابیں بھی تقسیم کرتا ہی - مرزا غلام احمد قادیانی اس فرقہ کے بانی ہیں - لوکل مسلمانوں میں اس امر سے بہت بڑی تشویش پیدا ہوئی ہی - اور راسخ الاعتقاد مسلمان اس وعظ کو ناپسند کرتے ہیں ✤

عجیب بطالت

۱۷ - جنوری سن رواں کو جاپان میں بودہ مذہب کا بڑا گرو مندر کا طواف کرتے ہوئے ناگہان زمین پر گر کر مر گیا اُس کے بہت شاگرد پاس کھڑے تھے مگر کسی کو جرات نہوئی کہ اُس کی مدد کرے کیونکہ وہ اُس کو خدا تصور کرتے تھے بجائے بودہ کے اور اُس کے بدن کو ایسا پاک سمجھتے تھے کہ اُس کے چھونے سے ڈرے اور گرو بیچارہ تڑپ تڑپ کر ایک گھنٹہ کے بعد راہی ملک بقا ہوا جس کو وہ خدا خیال کرتے تھے + رگیان پترکا

رتلام

۹ جون سے بارش شروع ہوئی - اور گرمی میں تخفیف ہے + رتلام سے تین کوس اینٹہ میں بجلی تین سقفوں کو توڑ کر نیچے کی سقف پر پہنچی جہانپر مہاراج صاحب اور رانی صاحبہ اور صاحبزادی تھیں اور صاحبزادی اُس کے صدمہ سے فوراً مر گئی اور مہاراج صاحب کو ضرب شدید پہنچی اور کپڑے جل گئے +

دوسرے دن ہٹی رام دروازہ منحلات رتلام بجلی ایک کسیرے کے مکان پر گری اور اُس کی عورت کو سخت صدمہ پہنچا قریب ایک پہر کے بیہوش رہی +

اور تیسرے دن بجلی مرہٹے لوگوں کے مندر پر گری اور مندر اُس کے صدمہ سے شق ہوا اور بیچاری مورت ضرور جھلس گئی ہوگی - اور ایک گدھا اُس کے صدمہ سے ہلاک ہوا اور لوگوں کا بیان ہے کہ ایسی بجلیاں آٹھ سال سے نہیں گریں اور نہ ایسی کڑک ہوئی +

عید الضحیٰ - لوگ تو گاؤکشی کے لئے روتے ہیں مگر رتلام میں بکرا قربانی کے لئے ایک شخص کے مکان میں بندھا تھا جبکہ بنئیوں کو معلوم ہوا تو قریب دو سو کے جمع ہو گئے اور خوب جوتی پیزار طرفین میں ٹھہری + ہندوؤں نے اس ام

کی شکایت جج صاحب سے کی صاحب ممدوح نے ایسا جواب دیا کہ وہ لوگ اپنا مُنہہ لے کر چلے آئے + سنہ

مذہبی عداوت

اخبار پنجاب شیخ ضیاء الحق پمفلٹ باز کو مخاطب کر کے قم طراز ہے - کہ بڑے پادری رجب علی صاحب کی نسبت جو کچھ آپ نے لکھا ہے - وہ بالکل صاف بتلاتا ہے - کہ آپ کو اُن سے کوئی خاص کاوش ہے + مانا کہ وہ عیسائی ہیں - لیکن آپ کونسا کار ثواب کرتے ہیں - کہ لوگوں کو گالیاں دیتے ہیں - اور کونسا مذہبی معاملہ ہے جس کے لئے آپ اُن پر حملہ کر رہے ہیں + اگر آپکو مذہبی جوش نے ایسا ہی بیتاب کر رکھا ہے - تو اُس کے پورا کرنے کے لئے کیا ایک پادری رجب علی ہی رہ گئے ہیں + ہندوستان میں سیکڑوں ایسے لوگ موجود ہیں - جنھوں نے اِسلام کو چھوڑ کر مسیحیت کو اختیار کیا ہے - پھر سوائے اِس کے کہ ہم آپ کی اِن قیمتی اور نادر تحریروں کو صرف ذاتی بغض و عناد کا نتیجہ کہیں - اور کچھ نہیں سمجھتے +

مسلمانوں کا سکھ ہونا

ایسی خبریں تو کئی ایک سُنی گئی ہیں کہ چند مسلمان کسی سکھ مجلس نے سکھ بنائے اور چند مسلمان مستورات بھی سکھ مذہب میں شامل کر لی گئیں اور سکھوں نے ان کے ساتھ شادی کر لی مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے اعلیٰ درجہ کے خاندانی سکھ سرداران اِس امر سے کچھ خوش نہیں ہیں + اب ایک عجوبہ خبر آئی ہے کہ ضلع لدھیانہ کے ایک جاگیردار صاحب نے جن کا نام سردار اوتم سنگہ سُنا جاتا ہے پچاس برس سے زیادہ عمر میں ایک مسلمان عورت سے شادی کر لی اور خصوصاً تعجب یہہ کہ پچھلے ہی سال عورت مذکور حج کر کے آئی - اور اسکی عمر بھی پچاس سال سے کم نہیں ہے + اِس پر اخبار عام لکھتا ہے کہ + اب حیرانی اگر ہے تو یہہ کہ اتنی بڑی

عمر میں یہہ شادی ایک سکھ سردار اور ایک مسلمان عورت کے درمیان کس لغرض سے ہے - اور آیا اِس عورت کو جو کہ اپنے دین کی پکی معتقد ہے کس طرح پر سکھی میں شامل کیا گیا - اور سکھوں کے ہم تخت صاحبان میں سے کس نے اجازت شمولیت دی ہے + یہہ باتیں اہل خالصہ اور سرکار عالیہ کے غور کے قابل ہیں +

چین و جاپان میں اندیشہ جنگ

لنڈن سے خبر آئی ہے کہ کوریا میں بغاوت کے باعث حالت سخت ابتر ہے - جاپان نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے فوج روانہ کی جس نے صدر مقام سیول پر قبضہ کر لیا اور شاہ کوریا قیدی کی حالت میں ہے - چین کو سخت غصہ ہے کہ جاپان نے کیوں فوج بھیجی اور دخل دیا - کوریا میں محاصل کی نسبت جو اصلاحیں جاپان کرنا چاہتا ہے چین نے اُن کے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے - چینی وزیر اعظم (لی ہنگ چنگ) خیال کرتا ہے کہ جاپان نے کوریا میں دخل دیکر اقوام اور عہد نامہ کے قواعد کو توڑ دیا ہے لیکن تاہم ہوز میرہ موصوف کوشش کریں گے کہ امن کو ایسی طرح قایم رکھیں کہ جس سے چین کی بے عزتی متصور نہ ہو + تازہ خبر ہے کہ جاپان نے کوریا کے خالی کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے اور چین نواح کوریا میں اپنی بحری اور بری فوجیں بڑھانے لگا ہے - اندیشہ ہے کہ کوریا کے معاملہ پر دونوں ہمسایہ طاقتوں میں جنگ نہ چھڑ جائے +

جناب ملکہ معظمہ کی تصویر بگاڑنا

مدراس ڈانسپکٹر پولیس ٹریلی کمین ڈوفرن نے سنگی تصویر جناب ملکہ قیصرہ بمقام چیاگیں دھبے لگانے کی رپورٹ کی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نشان بشنوی فرقہ

برہمنوں نے بنائے ہیں - اُن کی صورت یہہ ہے کہ دو سفید خطوط کے درمیان ایک سرخ خط ہے یہہ نشان تصویر کی پیشانی اور گردن اور سینہ پر ہیں - انسپکٹر کا قول ہے کہ یہہ نشان بطور پرستش کے کسی ہندو نے بنائے ہیں - اور یہہ کارروائی کچھ اوّل ہی مرتبہ نہیں ہوئی بلکہ پہلے بھی ایسا ہی ہو چکا ہے - اور بجز اس تاویل کے اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی کچھ دن ہوئے کہ ایک بڑھئی نے اس تصویر کو ہار پہنایا تھا اور ایسے ہی نشان لگائے تھے - جب اُس سے استفسار کیا گیا تو اُس نے جواب دیا کہ میں بہت کام ملنے کی غرض سے مہارانی کو پوجتا ہوں +

مسٹر فلیمنگ انسپکٹر پولیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارہا لوگوں کو تصویر کو خوشبو کرتے اور ناریل توڑتے اور سجدہ کرکے پوجا کرتے دیکھا ہے - میں نے اُنہیں منع بھی کر دیا - پس بظاہر یہہ سفوف کے نشان جسے ہندوستانی خوبصورتی کا سفوف کہتے ہیں بے ادبی کے خیال سے نہیں لگائے گئے ہیں بلکہ یہہ خوش اعتقادی اور فرمانبرداری کے نشان ہیں +

مشنریوں کی رائے

مشنری پادریوں نے بیان کیا ہے کہ افریقہ میں عورتوں کی حالت نہایت خراب ہے - اُن کے حقوق کی کوئی پروا نہیں کرتا اور ان کو مثل حیوان ملکیت کے سمجھا جاتا ہے علاقہ اوپو کے شاہ کے پاس آٹھ سو عورتیں ہیں - ایک اور بادشاہ کا ذکر کیا ہے جو ہر سال تین ہزار عورتیں کرتا ہے اور سال کے بعد اُن کو اپنے اہلکاروں اور سپاہیوں میں بطور انعام کے بانٹ دیتا ہے اور نہیں تو بطور غلاموں کے اُنہیں بیچ ڈالتا ہے - پادریوں کے بیان کے رو سے چین میں بھی عورتوں کی حالت قابل افسوس ہے - جاپان میں ان کی حالت بہتر ہے لیکن عیسائی بنانا مشکل ہے کیونکہ وہ اس غضب کی خلیق ہیں کہ وہ مشنریوں کے لکچر سننے کو گھنٹوں بیٹھی رہینگی لیکن انکی تر توجہہ نہ کرینگی کیونکہ صرف ممنون احسان کرنیکی غرض سے سنا کرتی ہیں

بہادر عورتیں

پچھلے دنوں دو عورتیں ایک اونٹ پر سوار براہ روہتک قصبہ بیری کو جا رہی تھیں - راہ میں دو ڈاکوؤں کی اُنپر نگاہ پڑی اور دہان طمع میں پانی بھر آیا - اُنہوں نے موقع غنیمت جانکر شتربان کے ایک لٹھ مارا - وہ لٹھ کھاتے ہی زمین پر گرا - ڈاکوؤں نے اونٹ کی نکیل پکڑ کر بٹھالیا - اور عورتوں سے کہا کہ جو کچھ نقد و جنس تمہارے پاس ہے خوشی سے دیدو ورنہ جو اونٹ والے کا حال کیا وہی تمہارا بھی کیا جاویگا - عورتوں نے کہا کہ نقد و جنس سب لیلو مگر ہمیں آزار نہ دو ڈاکوؤں کو عورتوں کی طرف سے دلجمعی ہوئی (مگر یہہ نہ سمجھے کہ فلک کو کچھ اور منظور ہے عورتوں سے نقد و جنس لینا تو درکنار - آپ قید ہو کر حوالات ہونگے) عورتوں کا جواب سن کر ایک ڈاکو بدل جمعی تمام اپنا لٹھ رکھکر ایک عورت کا زیور اُتارنے لگا - دوسری عورت نے موقع پاکر اس زور سے ڈاکو کے لٹھ مارا کہ سر زمین سے جا لگا - دوسرا ڈاکو یہہ حال دیکھکر بھاگا - زیور اُتارنے والا ڈاکو لٹھ کھا کر پھر اُٹھا - عورت نے دوسرا لٹھ اور رسید کیا - وہ لٹھ ایسا کاری لگا کہ پھر اُس سے نہ ہلا گیا - جب ایک ڈاکو بھاگ گیا - اور دوسرے کا یہہ حال ہوا - تو دونوں عورتوں نے ہمت کرکے ڈاکو اور اونٹ والے کو جو الگ الگ پڑے ہوئے تھے اونٹ پر لادا اور آپ ہانکتی ہوئیں تھانہ قصبہ بیری میں آئیں اور راستہ کی ساری حقیقت سُنائی - یہہ دونوں مضروب ابھی زندہ ہیں - پولیس نے مقدمہ کا چالان عدالت کو کر دیا ہے - دوسرے ڈاکو کی تلاش ہو رہی ہے +

(پولیس نیوز)

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

ملکہ معظمہ جب تخت نشین ہوئیں تو انگلستان کے باشندے ۴۱ فیصدی سے زیادہ اپنا نام بھی نہ لکھ سکتے تھے - لیکن اب ایسے لوگ صرف سات فی صدی رہ گئے ہیں +

انگلستان میں ایک جماعت پیدا ہوئی ہے جو کہتی ہے کہ ہوس آف لارڈز کا منسوخ کیا جائے - ایک اور سوسائٹی خاص قماربازی کے جائز وسایل سے بند کرنے کی غرض سے قایم ہوئی ہے +

یہہ خبر بے بنیاد ثابت ہوئی کہ ہندوستان کی گورہ فوجوں کی فاحشانہ سہولیت کے لئے قانون چھاؤنی کا از سر نو جاری کیا جائے گا - ولایت کے شائستہ فرقہ میں اس خبر سے تشویش پیدا ہو گئی تھی +

شہنشاہ جرمنی نے سخت حکم نافذ کیا ہے کہ کوئی فوجی افسر گھوڑدوڑ کا گھوڑا نہ رکھے - کسی افسر کو دوسرا گھوڑا رکھنا ہو تو اُس کے لئے خاص اجازت لینی ہوگی جو اُس کی مالی حالت دیکھکر دی جائیگی +

فرنچ پریسیڈنٹ کا قتل فرقہ انارکسٹ کی سازش سے معلوم کیا گیا ہے - اس کام کے لئے انارکسٹوں نے قرعہ ڈالا تھا - اور قرعہ میں سنٹو کا نام نکلا جس نے پریسیڈنٹ کو قتل کر دیا +

چین میں پانچ سو برس سے کوئی دیوالہ نہیں نکلا جس کی وجہہ سنگین قانون ہے - جو مہنگ دیوالہ نکالے اُس کے مہتمم و محرر قتل کئے جاتے ہیں - اور کتابیں پھونک دی جاتی ہیں +

جزیرہ کوریا کی بابت چین اور جاپان میں جنگ کا ہونا اٹل خیال کیا جاتا ہے - چین نے اس قضیہ میں روس سے ثالثی کی درخواست کی ہے - روس نے کہا ہے کہ چین و جاپان دونوں

کوریا کو خالی کردیں تب ہم غور کریں گے +

چین سے خبر آئی کہ مہلک وبا ہانگ کانگ سے کانٹن میں بھی پہنچ گئی - اس کے انسداد کے لئے حکم ہوا کہ مقام بنگشان منہدم کر دیا جائے - وبا کا کوئی علاج معلوم نہ ہوا - سَو سَو آدمی ہر روز مرتے ہیں +

اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ کوئٹہ کے ناظر غلام احمد کو جعل سازی میں دس سال قید سخت اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی - ناظر مذکور نے ۱۵۸۵ روپیہ جعل سازی سے مار لیا تھا +

خبر ہے کہ روسی لوگ مرو سے ایک شاخ ریلوے جانب پنجدیہہ بنا رہے ہیں - یہہ شاخ جنگی خیال سے بنائے ہیں کہ ہرات کے ساتھ اُن کا تعلق زیادہ نزدیک ہو جائے +

اوکھمنڈ میں دو مندروں پر ڈاکہ پڑا - ایک مندر سے سات لاکھ اور دوسرے سے ایک لاکھ کا مال لے گئے - ڈاکو کابلی معلوم ہوتے - ایک کے پاس سے ۲۵۰۰۰ برآمد ہوا باقی سبھی کو بھاگ گئے +

پونا میں دوم لانسرز کے دفعدار مرزا نے استرے سے اپنا گلا کاٹ ڈالا اور مر گیا - وجہہ اس خودکشی کی معلوم نہیں - اس شخص کا چال چلن بھی نہایت عمدہ تھا +

پونا - پولیس نے ایک یورپئین کی لاش نہر میں بہتی ہوئی پکڑی - شناخت سے معلوم ہوا کہ یہہ انگلش رہ تھا جو خلل دماغ کے باعث کئی روز سے غائب تھا - یہہ ڈوشنت میں ڈوب کر مر گیا +

جبلپور - بقول انیس ہند ۱۸ جون ۱۸۹۴ء کو جبلپور کے حاکم عدالت دیوانی نے ایک وکیل کو سر اجلاس بیوقوف کہا - وکیل صاحب بہت چراغ پا ہوئے مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا +

آگرہ سے چار میل کے فاصلہ پر ۳۰ جون کو ایک موضع میں سخت راہزنی کی واردات ہوئی کہ راہزنوں نے ایک برات پر حملہ کر کے لوٹ لیا - بہت آدمی مجروح ہوئے - راہزنوں کا پتہ نہیں +

آگرہ - شیخ ضیاء الحق مفلٹ باز جس کو وزیر بھوپال نے بجرم خیانت گرفتار کرایا تھا بقول انیس ہند وہ ضیاء الحق ثابت نہیں ہوا - لہذا رہا کر دیا گیا - اُس نے اخبار عام میں اپنی رہائی کا حال لکھا ہے +

دہلی میں دو سکھ سپاہی سرقہ خفیفہ کے جرم میں زیر حوالات ہیں - یہہ کناری بازار کی دو دو کانوں سے طلائی لیس کے دو ٹکڑے لے کر بھاگ گئے تھے + فوراً گرفتار کر لئے گئے +

کلکتہ - دارجیلنگ ہمالیہ ریلوے کی ٹرین جنگلی ہاتھیوں نے روک لی - تین بڑے ہاتھی سڑک کے اوپر اڑے رہے - ہرچند سیٹی بجائی گروہ نہ ڈرے - ٹرین کو واپس کرنا پڑا جب تک کہ ہاتھی ٹل نہ گئے +

کلکتہ کے دیسی باشندوں میں ایک عرصے سے بوٹ اور موزوں کا ایسا رواج عام ہو گیا ہے کہ دیسی پاپوش سازی کے مشہور کارخانے جو دور تک مشہور تھے اب قریب قریب معدوم ہو گئے ہیں +

راولپنڈی کا اخبار لکھتا ہے کہ ایک خاص زمین کے تربوزوں کے بیج منقش نکلتے ہیں - اور یہہ ایک بدامنی کی علامت ہے جو سنہ ۱۸۸۴ء مہم کابل کے وقت ظاہر ہوئی تھی - اور اس سے کسی مہم کے درپیش ہونے کا خیال ہے +

ملتان جیل سے مسمی کریم بخش سابق ملازم کلب گھر جو جعل سازی سے فرار ہو گیا تھا - ۲۵ جون کو بمبئی بابو غلام محمد ڈپٹی انسپکٹر تھانہ کسولی ملازمان پولیس نے کالکا میں جا کر گرفتار کیا +

لاہور کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے حکم دیا ہے کہ لاہور کے تمام بدوضع لوگوں سے نیک چلنی کی ضمانتیں لی جائیں اس کام کی انجام دہی کے واسطے رائے رام ناتھ صاحب اکسٹرا ڈسٹرکٹ جج مقرر ہوئے ہیں +

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے تمام کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے نام حکم نافذ فرمایا ہے کہ کسی یورپئین کے ہاتھ سے کوئی دیسی قتل ہو تو اُس کی رپورٹ فوراً گورنمنٹ کو ارسال کیا کریں +

سیالکوٹ میں ایک چھوٹے سے مکان کا مقدمہ پندرہ سولہ سال سے جاری ہے - اس مقدمہ میں خیرا نامی ایک غریب جولاہے کا ایک ساہوکار سے مقابلہ ہے - دیکھئے کس کے حق میں مقدمہ فیصل ہو +

پٹھان کوٹ میں بچھو کثرت سے پیدا ہو گئے ہیں - حکام مقامی نے اُن کے مارنے کے واسطے فی بچھو ایک پیسہ انعام کا اعلان دیا ہے - لوگ بوقت شب چراغ ہاتھ میں لے کر مکانات میں تلاش کر کے بچھوؤں کو مارتے اور صبح کو انعام حاصل کرتے ہیں +

مغربی ہند کی چرچ مشن نے یہہ قاعدہ مقرر کر لیا ہے کہ اس کا کوئی ممبر میونسپل بورڈ کی ممبری قبول نہ کرے کیونکہ اس سے دین مسیحی کی اشاعت اور اُس کے ادائے فرائض میں خلل واقع ہوتا ہے +

میرٹھ - یکم محرم کو ہندوؤں کا رتھ نکل کر شہر میں آیا - کمبوہ دروازہ پر بعض مسلمانوں نے باجا بجانے کو منع کیا - اس پر کچھ تکرار ہوا مگر رتھ نکل گیا اور جوش پھیلنے نہ پایا - پولیس نے چند مزاحمت کرنے والوں کو گرفتار کیا ہے +

ضلع بدایوں کے چار خونخوار مشہور ڈاکوؤں کو سشن سے پھانسی کا حکم ہوا - پانچویں ڈاکو کی نسبت حبس دوام کا حکم ہوا - ان ڈاکوؤں نے تمام ضلع میں تہلکہ مچا رکھا تھا +

اجمیر - ۲ جولائی کو روز روشن میں چار بدمعاش ہندوؤں نے سناروں کے مندر میں پوجا کے بہانہ سے جا کر ٹھاکر جی کا تمام طلائی و نقرئی زیور اُتار لیا اور چتر بھی توڑ ڈالا اور چلتے ہوئے

بقیہ روئداد

نمبر ۱۶- رپورٹ داروغہ صفائی باطلاع بری ہوجانے مسمیان غلام و میٹھو و امام بخش رائیں جو زیر دفعہ ۱۵۲ چالان کئے گئے تھے و نیز زیر دفعہ ۱۳۱- ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء مدعا علیہ پر مواخذہ ہوسکتا ہے +

داخل دفتر ہوں +

نمبر ۱۷- کاغذات آمدہ از صاحب انسپکٹر بہادر حلقہ جالندھر دربارہ شکایت مدرسین میونسپل بورڈ سکول لودیانہ نسبت ہیڈ ماسٹر مدرسہ مذکور +

اول واسطے تحریر رائے کے سپرد سب کمیٹی حسب ذیل کے ہو بابو رائے برودہ صاحب بابو شب سرنداس صاحب ماسٹر مولراج صاحب ہو کر رائے اندر میعاد ایک ہفتہ کے پیش کریں +

نمبر ۱۸- کاغذات امداد مدرسہ ہائے امدادی امداد از محکمہ صاحب انسپکٹر بہادر مدارس حلقہ جالندھر +

امداد مدرسہ مولوی نور محمد- [illegible]

امداد مدرسہ حقانی انجمن اسلام [illegible]

امداد مدرسہ بنارسی پرشاد آریہ [illegible]

امداد مدرسہ کرسچن [illegible]

امداد مدرسہ بورڈنگ ہوس [illegible]

منظور کی جاوے +

نمبر ۱۹- کاغذات نیلام ٹھیکہ زمین متصل مشن سکول لودیانہ +

ٹھیکہ جات منظور کی جاویں اقرار نامہ ٹھیکہ داران سے لئے جاوے اور قسط بندی تحصیلدار منظور کر کے پیش کرے +

نمبر ۲۰- رپورٹ میونسپل اورسیر ظہری اطلاع نامہ اجنٹ رائلی برادرس دربارہ اس کے کہ ایجنٹ رائلی برادرس لودیانہ نے نہیں ہے جس نے چبوترہ بلا حصول اجازت تعمیر کر لیا ہے +

اطلاع نامہ بنام ڈاک پوسٹ میعادی ایک ماہ واسطے اٹھانے پشتہ جو بلا حصول اجازت تعمیر کیا ہے زیر دفعہ ۹۲ ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء جاری ہووے +

نمبر ۲۱- رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری عرضی رامجید اس پسر جواہر مل سود سکنہ لودیانہ دربارہ اس کے کہ جس زمین پر سایل چبوترہ کیا چاہتا ہے اس کی نسبت سایل سے ثبوت لیا جاوے +

کاغذات ہذا سب کمیٹی کو واپس ہوں کہ رامجید سے ثبوت ملکیت کا لیا جاوے +

نمبر ۲۲- رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری عرضی منشی رام بہاڑہ سکنہ پڑی دربارہ اس کے کہ جس زمین پر مسمی منشی رام کو اجازت دیگئی ہے وہ سرکاری ہے اگر مسمی منشی رام کو عذر ہے تو عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کرے کمیٹی اس بارہ میں کچھ نہیں کر سکتی سایل کو اختیار ہے چارہ جوئی کرے اس کو اطلاع دیجاوے +

نمبر ۲۳ سردار لچھمی سہائے صاحب نے یہ امر پیش کیا کہ اکثر تعمیلی کاغذات میں دیر ہوتی ہے اس کا کچھ انتظام کیا جاوے مع تحریر صاحب سول سرجن بہادر جو بموجب رزلیوشن سپرد سب کمیٹی جس میں ماسٹر مولراج صاحب و بابو رائے برودہ صاحب و صاحب سول سرجن بہادر مقرر ہوئے تھے +

تجویز ہوئی کہ آیندہ جو معاملہ کسی سب کمیٹی کے سپرد ہوا کرے سکرٹری یاد دہانی کروا کر جلد اسکی تعمیل میں کوشش کیا کرے اگر اس طریق سے عمل نہ ہوسکا کریگا صاحب پریزیڈنٹ کی خدمت میں گذارش کر دیا کرے اور صاحب پریزیڈنٹ جلد مناسب کارروائی کیا کریں اور اگر اہل عملہ میں سے کوئی شخص تاخیر کا موجب ہوا کرے اس کی رپورٹ بحضور جناب صاحب پریزیڈنٹ کارروائی مناسب کے لئے کی جایا کرے اور اگر کسی صورت میں کوئی ممبر صاحب کسی اپنے کام کے لئے سٹیشن سے باہر تشریف لے جاویں صاحب پریزیڈنٹ کسی اور صاحب کو عارضی طور پر ان کی غیر حاضری کام کرنے کے لئے مقرر فرما دیا کریں اور انگریزی کاغذات کی صورت میں بعدم موجودگی بابو رائے برودہ صاحب ماسٹر مولراج صاحب کی خدمت میں کاغذات پیش ہو جایا کریں +

روئیداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی ایم ای پریزیڈنٹ پیرجی غلام محی الدین شاہ صاحب- مولوی محمد حسن صاحب لالہ شادی رام صاحب- سید غلام محمد صاحب- لالہ منسارام صاحب تاجر- منشی رحیم بخش صاحب- بابو شب سرنداس صاحب- خان بہادر ڈاکٹر حسین شاہ صاحب سردار لچھمی سہائے صاحب- لالہ دیویداس صاحب- ماسٹر مولراج صاحب- خواجہ احسن شاہ صاحب چودہری کنہن سنگھ صاحب- منشی وجیہ الدین شاہ صاحب +

(واقع ۸ فروری سنہ ۱۸۹۲ء)

درخواست ہائے حصول اجازت تعمیر مکانات جن کے ساتھ ممبر صاحبان حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات و صاحب پریزیڈنٹ کا اتفاق ہے

نمبر ۱ دولت رام پسر شادی رام ذات بانیہ اقبال گنج تعمیر برآمدہ بیٹھک اور چبوترہ +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے ممبر صاحبان حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات و صاحب پریزیڈنٹ سائلان کو اجازت ہائے تعمیرات از نمبر ۱ لغایت نمبر ۵ دئے جاویں + (باقی آیندہ)

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام مسیحی خوانوں مسیحی بچوں اور سنڈے سکول کے کارکنوں ... ہیں

کتب متفرق

عین الحیات - اردو - ۸/ تحفۃ النسا - اردو - ۲/

حسن القصص " ۲ - ۰ / الفاب مسیحی " ۲ و ۳/

دبستان معرفت - ۳/ مسیحی ساز مجلد باتصویر رنگین اردو و رومن عسہ و عہ

ہدایت الواعظین اردو ۴/ - ملت تشبیہی - اردو ۴/

عقاید و فرایض - " ۲/ - اوراد سیرۃ المسیح - رومن ۴/ و ۶/

بائبل کی آیتیں ڈھونڈھنے کی جنتری - رومن - ۱/

پرانے اور نئے عہد نامے کی انجیل " ۲ و ۴/

انجیل کی منادی رومن ۱/ - انتخاب سبق رومن - ۲/

سنڈے سکول کی جنتری رومن ۳/ انجیل دا اردو " ۳/ و ۴/ و ۶/

ہدایت الاطفال اردو ۱/

ہدایت الاطفال " ۲/

جنگ مقدس اردو رومن ۸/ و ۱۲/ و عہ

مسیح ابن اللہ رومن ۲/ مستورات بائبل رومن ۴/

بائبل کی کہانیاں باتصویر اردو پنجابی و رومن فی حصہ ۱/

الفصل ولادت مسیح اردو ۴/

مسیح اوتار کی تاریخ اردو ۲/ تعلیم الاطفال اردو ۱/

تقلید المسیح اردو ۴/ دس احکام کی تمثیلی حکایتیں " ۲/

درج حکمت ۴ حصہ اردو (اے - ایل - او - ای) فی حصہ ۲/

(درج حکمت مجلد بھی ۱ قیمت پر مل سکتی ہے +)

ہمارا بادشاہ اور شفیع رومن عہ

یہہ کتابیں مسیحی خوانوں کیلئے نہایت مفید ہیں اس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائبل مختلف زبانوں انگریزی - اردو - ہندی - پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں - خط و کتابت اس پر ہونی چاہئے +

انارکلی لاہور - اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

شعر و سخن

غزل

ہر اک تیار اُس کے واسطے جنت میں گھر پہلے
مسیحی نور ایمان سے منور ہو بشر پہلے

یہہ دانائی - فراست فہم سب ال جائینگے تجھکو
خدا کا اے دل نادان اگر ہو تجھکو ڈر پہلے تو

یہہ توشہ الفت عیسیٰ کا ہی تجھکو سنبھالے گا
کٹھن ہے راستہ کچھ لے لے ہاں زاد سفر پہلے

عیاں تجھ پر یہہ صنعت قدرت حق کی جہاں میں ہے
مسیحی نور سے گر صاف تو کرلے نظر پہلے

جہاں میں انتظاری تھی سبھونکو بیقراری تھی
مسیحا کی خبر لے آئے تھے پیغامبر پہلے

صلح کا وقت آپہنچا امن نے شکل دکھلا دی
زمانہ ہو چکا چلتے تھے جب تیر و تبر پہلے

ترے در سے ہی سیدھی راہ جنت کی ملی آخر
بھٹکتے پھرتے ہم کب یوں اگر ہوتی خبر پہلے

رہ حب مسیحا میں قدم دھرنا نہیں آساں ہے
ابھی گھبرا گئیں ہے چکھہ تو لے کچھ خشک و تر پہلے

یہہ ان کو روشنی نور حقیقی سے ملی ہے سب
بھلا بتلادے کوئی تھے کہاں شمس و قمر پہلے

یہہ سب راز نہفتہ ایک دم میں تجھپہ ہوں روشن
مسیحا کو تو گر لینے دے اپنے دل میں گھر پہلے

میں گرچہ ناتواں ہوں پر نہیں گمراہ ہونے کا
چلوں گا پیچھے پیچھے چلتا ہی گر راہبر پہلے

میں جو کچھ مانگتا ہوں ملتا ہی فیض مسیحا سے
دعاؤں کا مرے ہوتا تھا کب ایسا اثر پہلے

ہر اک نور صداقت پرتوافگن راہ میں تیری
لطیف اب وہ کہاں ہیں جو کہ تھے خوف و خطر پہلے

ضرورت

کوئٹہ (بلوچستان) دو مشن سکولوں کے لئے دو مسیحی دیندار نیک اخلاق معلموں کی ضرورت ہے :: ایک معلم جو پنجم پرائمری تک تعلیم دینے کے قابل ہو - اور دوسرا جو پنجم پرائمری پاس کیا ہوا ہو - انگریزی کی چنداں ضرورت نہیں - اور اگر انگریزی جانتا ہو فبہا :: درخواست پتہ ذیل پر بھیجنی چاہئے +

ریورنڈ - سی - ایم - گف صاحب
چرچ مشنری سوسائٹی - کوئٹہ

لودیانہ

ہمارے لوکل ہمعصر سیول اینڈ ملٹری نیوز کو خواہ مخواہ کی مخالفت کا مرض ہے چنانچہ صفائی شہر پر زیادہ توجہ مطلوب ہونے - اور عملہ صفائی و سامان کے غیر مکتفی ہونے کی نسبت جو ہم نے لکھا تھا وہ ایک معتبر شخص کے بیان کے مطابق تھا - مگر ہمعصر مذکور نے لکھا ہے کہ "نورافشاں کی شکایات فضول ہے" معلوم نہیں کہ اُس نے ہماری تحریر کو شکایت کیونکر سمجھ لیا :: ہم جانتے ہیں کہ لودیانہ کی صفائی بہ نسبت پنجاب کے دیگر شہروں کے بہتر ہے - لیکن موسم برسات میں جبکہ آم اور خربوزوں کا استعمال لوگ بکثرت کرتے ہیں - اور چھلکے وغیرہ ادھر اُدھر پھینکدیتے ہیں صفائی پر زیادہ توجہ مطلوب ہے :: بیشک داروغہ صفائی ایک مستعد

پادری ای - پی - نیوٹن صاحب مینجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا